

## خطبہ (۵۹)

جب آپ نے خوارج سے جنگ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو آپ سے کہا گیا کہ: وہ نہ روان کا پل عبور کر کے ادھر جا چکے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ان کے گرنے کی جگہ تو پانی کے اسی طرف ہے۔ خدا کی قسم! ان میں سے دس بھی نجح کرنے جاسکیں گے اور تم میں سے دس بھی بلاک نہ ہوں گے۔

سید رضی فرماتے ہیں کہ: اس خطبہ میں ”لطفہ“ سے مراد نہر (فرات) کا پانی ہے اور پانی کیلئے یہ بہترین کتابیہ ہے، پاہے پانی زیادہ بھی ہو۔

جب خوارج مارے گئے تو آپ سے کہا گیا کہ: وہ لوگ سب کے سب بلاک ہو گئے آپ نے فرمایا:

ہرگز نہیں! ابھی تو وہ مردوں کی صلیبوں اور عورتوں کے شکموں میں موجود ہیں۔ جب بھی ان میں کوئی سردار ظاہر ہو گا تو اسے کاٹ کر رکھ دیا جائے گا، یہاں تک کہ ان کی آخری فردیں چور اور ڈاکو ہو کر رہ جائیں گی۔

انہی خوارج کے متعلق فرمایا:

میرے بعد خوارج کو قتل نہ کرنا! اس لئے کہ جو حق کا طالب ہو اور اسے نہ پاسکے وہ ویسا نہیں ہے کہ جو باطل ہی کی طلب میں ہو اور پھر اُسے پا بھی لے۔

سید رضی کہتے ہیں کہ: اس سے مراد معاویہ اور اس کے ساتھی ہیں۔

--☆☆--

## (۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ الْمَلَام

لَمَّا عَزَمَ عَلَى حَرْبِ الْخُوَارِجِ وَ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ قَدْ عَبَرُوا حِسْرَ النَّهْرِ وَابْ: مَصَارِعُهُمْ دُونَ النُّظَفَةِ، وَاللَّهُ! لَا يُفْلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةً، وَ لَا يَهْلِكُ مِنْكُمْ عَشَرَةً.

یعنی بالنظرتہ ماء النہر، و ہی اُفصح کتابیہ عن الماء واب کا: کثیراً جمماً۔

وَ لَمَّا قُتِلَ الْخُوَارِجُ فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلَكَ الْقَوْمُ بِأَجْمَعِهِمْ، فَقَالَ عَلَيْهِ لَا كَلَّا وَاللَّهُ! إِنَّهُمْ نُطْفٌ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ قَرَارَاتِ النِّسَاءِ، كُلُّهُمْ نَجَمٌ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطْعَ حَتَّى يَكُونَ أَخْرُهُمْ لُصُوصًا سَلَالَبِينَ.

وَقَالَ عَلَيْهِ فِيهِمْ:

لَا تَقْتُلُوا الْخُوَارِجَ بَعْدِي، فَلَيَسَ مَنْ طَلَبَ الْحَقَّ فَأَخْطَاهُ كَمْ طَلَبَ الْبَاطِلَ فَأَدْرَكَهُ.

یعنی معاویہ و اصحابہ۔

-----☆☆-----

ٹ اس پیشین گوئی کو فراست و ثاقب نظری کا نتیجہ نہیں قرار دیا جاسکتا، یونکہ ڈورس نظریں فتح و شکست کا اندازہ تو لا سکتی ہیں اور جنگ کے نتائج کو بجانپ لے جاسکتی ہیں، لیکن دونوں فریلت کے مقتولین کی صحیح صحیح تعداد سے آگاہ کر دینا ان کی حدود پرواز سے باہر ہے۔ یہ اسی کی باطن میں نگاہیں حکم لا سکتی ہیں کہ جو غیب کے پردے الٹ کر آنے والے منظروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو اور علم امامت کی چھوٹ مستقبل کے سفحہ پر ابھر نے والے نقش اس کو دکھاری ہو۔ چنانچہ اس وارث علم بوت نے جو فرمایا تھا وہی ہوا اور خوارج میں سے فوادیوں کے علاوہ سب کے

سب موت کے گھاث اتار دیئے گئے جن میں سے دو عمان کی طرف، دو بختان کی طرف، دو کرمان کی طرف اور دو جزیرہ کی طرف بھاگ گئے اور ایک یمن میں تل مورون چلا آیا۔ اور آپ کی جماعت میں سے صرف آٹھ آدمی شہید ہوئے جن کے نام یہ ہیں: روبہ ابن وبر بھلی، سعید ابن خالد، سعیجی، عبد اللہ ابن حماد جبی، فیاض ابن خلیل از دی، کیوم ابن سلمہ جہنی، عبیدا بن عبید خولانی، جعیف ابن جعیث کندی، عبیب ابن عاصم اسدی۔

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کی یہ پیشین کوئی بھی حرفت پوری ہوئی اور خوارج میں جو سردار بھی اٹھا تو اول پر دھر لیا گیا۔ چنانچہ ان کے چند سرداروں کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو بری طرح موت کے گھاث اتارے گئے:

**نافع ابن ازرق:**

خوارج کا سب سے بڑا گروہ ”ازارقہ“ اسی کی طرف منسوب ہے۔ یہ مسلم ابن عسیٰ کے شکر کے مقابلہ میں سلامہ باملی کے ہاتھ سے مارا گیا۔  
نجده ابن عامر:

خوارج کافر قہ ”نجدات“ اس کی طرف منسوب ہے۔ ابو فدیک خارجی نے اسے قتل کروادیا۔

**عبد اللہ ابن ابا ض:**

فرقة ”اباضیہ“ اس کی طرف منسوب ہے۔ عبد اللہ ابن محمد ابن عطیہ کے مقابلہ میں مارا گیا۔

**ابو ہمیں ہیصم ابن جابر:**

فرقة ”یتہسیہ“ اس کی طرف منسوب ہے۔ عثمان ابن جبان والی مدینہ نے پہلے اس کے ہاتھ پیر کٹوانے اور پھر اسے قتل کر دیا۔

**عروہ ابن اؤفیہ:**

معاویہ کے عہد حکومت میں زیاد نے اسے قتل کیا۔

**قطری ابن فتحاء:**

طبرستان کے علاقے میں جب سفیان ابن ابرو کی فوج کا اس کے شکر سے ٹکراوں ہوا تو سورہ ابن ابجرداری نے اسے قتل کیا۔

**شوذب خارجی:**

سعید ابن عمر و حرشی کے مقابلہ میں مارا گیا۔

**حوثہ ابن وداع اسدی:**

بنی طے کے ایک شخص کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

**مستورہ ابن عزفہ:**

معاویہ کے عہد میں مغفل ابن قیس کے ہاتھ سے مارا گیا۔

**شیعہ ابن یزید غارجی:**

دریا میں ڈوب کر مر۔

**عمراں ابن حرب سرا بی:**

جنگ دلاب میں مارا گیا۔

**زحاف ابن طائی:**

بوطاجیہ کے مقابلہ میں مارا گیا۔

**زیر ابن علی سلیطی:**

عتاب ابن ورقاء کے مقابلہ میں مارا گیا۔

**علی ابن بشیر:**

اسے جہان نے قتل کروایا۔

**عبداللہ ابن بشیر:**

مہلب ابن ابی صفرہ کے مقابلہ میں مارا گیا۔

**عبداللہ ابن الماحوز:**

جنگ دلاب میں مارا گیا۔

**عبداللہ ابن الماحوز:**

عتاب ابن ورقاء کے مقابلہ میں مارا گیا۔

**ابوالوازع:**

مقبرہ بنی یثکر میں ایک شخص نے اس پر دیوار گرا کر سے ختم کر دیا۔

**عبداللہ ابن سچیہ مندی:**

مردان ابن محمد کے عہد میں ابن عطیہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔

۳۔ قتل خوارج سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ آپ کے بعد تسلط و اقتدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہو گا جو جہاد کے موقعہ محل سے بے خبر ہوں گے اور صرف اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کیلئے توار چلائیں گے اور یہ وہی لوگ تھے کہ جو امیر المؤمنین علیہ السلام کو برآ سمجھتے اور برآ کہنے میں خوارج سے بھی بڑھے چڑھے ہوئے تھے، لہذا جو خود گم کردہ را ہوں انہیں دوسرا گمراہوں سے جنگ و قتال کا کوئی حق نہیں پہنچتا اور نہ جان بوجھ کر گمراہیوں میں پڑے رہنے والے اس کے مجاز ہو سکتے ہیں کہ بھولے سے بے راہ ہو جانے

والوں کے خلاف صفت آرائی کریں۔

چنانچہ امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ ارشاد واضح طور سے اس حقیقت کو واشگاف کرتا ہے کہ خوارج کی گمراہی جان بوجھ کرنے تھی، بلکہ شیطان کے یہ کاوے میں آ کر باطل کو حق سمجھنے لگے اور اسی پر اڑ گئے اور معاویہ اور اس کی جماعت کی گمراہی کی یہ صورت تھی کہ انہوں نے حق کو حق سمجھ کر ٹھکرایا اور باطل کو باطل سمجھ کر اپنا شعار بنائے رکھا اور دین کے معاملہ میں ان کی بیباکیاں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ نہ انہیں غلط فہمی کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ ان پر خطائے اجتہادی کا پردہ ڈالا جاسکتا ہے۔ جب کہ وہ علانیہ دین کے حدود کو توڑ دیتے تھے اور اپنی رائے کے سامنے پیغمبر ﷺ کے ارشاد کو درخواست اعتمان سمجھتے تھے۔ چنانچہ ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ:

پیغمبر ﷺ کے صحابی ابو الدرداء نے معاویہ کے ہاں سونے اور چاندی کے برتوں کا استعمال دیکھا تو فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سن ہے کہ: «إِنَّ الشَّارِبَ فِي هَمَّا لَيْجَرُ جُرْفِيْ جَوْفِهِ تَأْرِجَهَنَّمَ»: ”چاندی اور سونے کے برتوں میں پینے والے کے پیٹ میں دوزخ کی آگ کے لپکے اٹھیں گے“ تو معاویہ نے کہا کہ: «آئماً آنا فَلَا أَكْرِي بِذِلِّكَ بَأْسًا: لَكِنْ مَيْرِي رَائَةً میں تو اس میں کوئی مضاائقہ نہیں۔

اور اسی طرح زیاداً ابن ابی کو اپنے سے ملا لینے کیلئے قول پیغمبر ﷺ کو ٹھکر کر اپنے اجتہاد کو اکار فرمایا کرنا، منبر رسول پر اہل بیت رسول علیہ السلام کو برا کہنا، حدود شرعیہ کو پامال کرنا، بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگنا اور ایک فاقہ کو مسلمانوں کی گرفتوں پر مسلط کر کے زندقة والحداد کی رائیں کھوں دینا، ایسے واقعات میں کہ انہیں کسی غلط فہمی پر مجبول کرنا حلقات سے عمداً چشم پوشی کرنا ہے۔

